اس جمعہ کا بیان

وَاعِظُ الْجُمُعَہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ سیّد احمد کبیر رفاعی

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

معاونین

علامہ عبد الرزاق بنگورہ نقشبندی

علامہ محمد کاشف محمود ہاشمی اختری

علامہ زمان نوری شاذلی

اس جمعہ کا بیان

واعظہ الجمعہ

شیخ سیّد احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ تعالیٰ

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن شیوانی تحسینی

معاونین

علامہ عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

علامہ محمد کاشف محمود ہاشمی اختر القادری

علامہ محمد زمان نوری شاذلی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

دار أهل السنة

لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

شیخ سیّد احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

عزیزانِ مَن! اللہ عزوجل کا کروڑہا کروڑ احسان، کہ اُس نے آسمانِ ولایت کو روشن ستاروں سے مزین فرما کر، ان کی کرنوں سے سارے عالم کو منوّر فرمایا، مخلوق کو اپنے قرب کی منازل طے کرنے، اور ان اولیاء سے فیضیاب ہونے کے لیے، ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا۔ انہی درخشاں ستاروں میں سے حضرت سیّدنا احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالی بھی ایک چمکتا ستارہ ہیں۔ آئیے! حصولِ برکت کے لیے ان کے ذکرِ خیر سے اپنی عقیدتوں کو چار چاند لگاتے ہیں۔

نام ونسب

برادرانِ اسلام! آپ رحمۃ اللہ تعالی کا نام احمد بن علی بن رفاعہ ہے، جدِّ امجد کی نسبت سے آپ رفاعی کہلاتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی اولاد

میں سے ہیں، آپ کی کنیت ابو العباس، اور لقب محی الدین ہے، اور فقہ میں آپ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مقلد ہیں۔ حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ولادت ۱۵ رجب المرجب ۵۱۲ھ کو مقامِ حسن عراق میں ہوئی[۱]۔

تعلیم و تربیت

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے سات سال کی عمر تک مقام حسن میں اپنے والدین کے ساتھ قیام پذیر رہتے ہوئے، قرآنِ پاک حفظ کرلیا تھا، پھر والدِ گرامی کے انتقال کے بعد اپنے ماموں جان شیخ منصور بطائحی علیہ الرحمۃ کے زیرِ تربیت رہ کر، شیخ ابو الفضل واسطی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے بیس ۲۰ سال کی عمر میں تمام مروجہ علومِ عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل فرمائی، اور تزکیۂ نفس و باطنی علوم اپنے ماموں جان ہی سے حاصل کیے[۲]۔

بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ کا مقام

عزیزانِ محترم! حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک خاص قرب حاصل تھا، چنانچہ آپ علیہ الرحمۃ نے حج سے فراغت کے بعد جب حضور نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور پر حاضر ہوکر یہ اَشعار پڑھے ع

فِي حَالَةِ البُعدِ رُوحِي كُنتُ أُرسِلُهَا

تُقَبِّلُ الأَرضَ عَنِّي فَهِيَ نَائِبَتِي

---

(۱) "سیّد الاولیاء سیّد احمد کبیر رفاعی قدّس سرّہ" ص۹ ملتقطاً بتصرّف۔

(۲) "سیّد الاولیاء سیّد احمد کبیر رفاعی قدّس سرّہ" ص۱۰، ۱۱ ملتقطاً بتصرّف۔

"روضۂ مطہرہ سے دُوری کی حالت میں مَیں اپنی روح کو بارگاہِ اقدس ﷺ میں بھیجا کرتا، جو میری طرف سے اس ارضِ مقدّس کو چوما کرتی تھی"۔

وَهَذِهِ نَوبَةُ الأَشبَاحِ قَد ظَهَرَت

فَامدُد يَمِينَكَ كَي تَحظٰى بِهَا شَفَتِي

"اب ظاہری جسم حاضر خدمتِ اقدس ہے، لہٰذا اپنا دستِ اقدس بڑھایئے؛ تاکہ میرے ہونٹ دست بوسی سے شرف یاب ہوسکیں!"۔

چنانچہ روضۂ انور سے دستِ اقدس ظاہر ہوا، اور آپ علیہ الرحمۃ نے فرطِ عقیدت سے اسے چُوم لیا۔ اس منظر کو وہاں موجود دیگر حاضرین نے بھی دیکھا[1]۔

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظاتِ شریفہ

میرے بزرگو ودوستو! حضرت سیّدنا امام احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمۃ اپنے مُریدین، محبین اور سالکین کے ظاہر وباطن کی اصلاح کے لیے، وقتاً فوقتاً شریعت وطریقت کے بہترین رہنما اصول بھی بیان کیا کرتے، ان میں سے چند باتیں ملاحظہ ہوں!

اللہ تعالی کے بارے میں عقیدہ: آپ رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے: خبردار! اللہ تعالی کے لیے فوقیت، سفلیت اور مکان ثابت نہ کرنا، ایسے ہی ہاتھ اور آنکھ وغیرہ (انسانی اعضاء کی طرح) اور آمد ورفت کے طریقے پر نزول کے قائل نہ ہونا؛ کیونکہ قرآن وسنت میں

---

(١) "جامع كرامات الأولياء" حرف الألف، أحمد بن الرفاعي، ١/ ٤٠١.

اگر کہیں ایسے الفاظ آئے ہیں، تو اسی کتاب وسنت میں اس جیسی دوسری نصوص بھی موجود ہیں، جو اصل مقصود کی تائید کرتی ہیں، (اور اللہ تعالی کا مخلوق کی طرح نزول، فوق ومکان، ہاتھ اور آنکھ وغیرہ سے پاک ہونا بتلاتی ہیں)، لہذا اب اس کے سوا کچھ چارہ نہیں، کہ سلف صالحین کی طرح یوں کہا جائے، کہ ہم ان متشابہات کے ظاہر پر ایمان لاتے ہیں، اور ان کے مرادی معنی کو اللہ ورسول کے سپرد کرتے ہیں، اور اس کے ساتھ ہم اللہ تعالی کو مخلوق کے عیوب سے پاک بھی مانتے ہیں، پیشوایانِ سلف بھی اسی راستے پر چلتے رہے[1]۔

پابندیٔ ارکان کی تاکید: فرمایا کہ اپنے اعمال کو ان پانچ ۵ ارکان پر پابندی کے ساتھ جمائے رکھو، جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

«بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: (١) شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، (٢) وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، (٣) وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، (٤) وَحَجِّ الْبَيْتِ، (٥) وَصَوْمِ رَمَضَانَ»[2] "دینِ اسلام کی بنیاد پانچ ۵ چیزوں پر ہے:

(۱) اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور جناب محمد اللہ کے رسول ہیں، (۲) نماز قائم کرنا، (۳) زکات ادا کرنا، (۴) حج کرنا اور

---

(١) "البرهان المؤيّد" الله تعالى لا تحده حدود، صـ١٦، ١٧.

(٢) "البرهان المؤيّد" الأركان الخمسة، صـ٢٠.

(۵) رمضان کے روزے رکھنا"۔ اللہ کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل ہمیں ان ارکان پر استقامت سے عمل کی توفیق دے۔

رتبہ نبوت: شیخ فرماتے ہیں کہ اے بزرگو! اپنے نبی ﷺ کے مرتبہ کو بہت بڑا جان! کیونکہ آپ ﷺ خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ (وسیلہ) ہیں۔ آپ ہی نے خالق و مخلوق کا فرق بتایا، یقیناً آپ اللہ کے محبوب بندے اور رسول ہیں۔ مخلوقِ خدا میں سب سے کامل اور ارفع، پیغمبروں میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالی کی طرف راستہ بتانے والے، اس کی طرف سب کو بلانے والے، اس کے احکام سنانے والے، اور اس کی باتیں جاننے والے ہیں۔ آپ ہی سب کے لیے بارگاہِ الٰہی کا دروازہ، اور دربارِ صمدیت میں سب کا وسیلہ ہیں، جو آپ سے ملا اللہ سے مل گیا، اور جو آپ سے جدا ہوا اللہ تعالی سے جدا ہوا۔ آپ ﷺ کا اشادِ گرامی ہے: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعاً لِمَا جِئْتُ بِهِ»[1] "کوئی شخص اس وقت تک مؤمنِ کامل نہیں ہوسکتا، جب تک اس کی خواہش میری بیان کردہ شریعت کے تابع نہ ہوجائے"!۔

---

(١) "البرهان المؤيّد" الإيمان والهوى، صـ٢٢.

صحابہ کرام کے مَراتب: صحابی اس شخص کو کہتے ہیں، جس نے بحالتِ ایمان مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی زیارت کا شرف پایا، اور اسی حال میں دارِ فانی سے رخصت ہوا، یاد رہے کہ درجۂ ولایت میں صحابی کا مقام سب سے بلند ہے۔

شیخ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سب سے افضل سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر سیّدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کے سب ہدایت پر ہیں، نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا: «أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ، بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ» "میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں، تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پا جاؤگے"۔ لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے محاسن، کمالات اور تعریف بیان کریں، نیز ان سے محبت کریں۔

حضرت شیخ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، کہ اے لوگو! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھو! ان کے ذکر وتذکرہ سے برکت حاصل کیا کرو! اور ان جیسے اخلاق اپنانے کی کوشش کرو![1]۔

محبتِ اہل بیت اور صحبتِ اولیاء قدس سرہم کی تاکید: فرماتے ہیں کہ دوستو! اپنے دلوں کو حضورِ اکرم ﷺ کے اہلِ بیت کی محبت سے روشن کرو!

---

(١) "البرهان المؤيّد" المعجزة الخالدة، صـ٢٣، ٢٤ بتصرّف.

کیونکہ یہ حضرات وجود کے چمکتے ہوئے انوار، اور سعادت کے روشن آفتاب ہیں۔ رحمتِ عالمیان ﷺ کا ارشاد ہے: «اللهَ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي!» یعنی "میرے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ سے ڈرو!" اور ان کے حقوق کا خیال رکھو۔

اولیاء اللہ کے دامن سے چمٹ جاؤ! ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (٦٢) الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ﴾ "سن لو! یقیناً اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم، وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں"(١)۔ کیوں کہ یہی لوگ اللہ تک پہنچنے کا خوبصورت اور آسان راستہ ہیں، اور انہیں کی تعلیمات وصحبت کے ذریعے بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

دنیا سے آپ کی بے رغبتی

حضرت سیّدنا احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، کہ عاشق اپنے محبوب کے پاس اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک اس کے دشمن سے دور نہ ہوجائے (تو سن لو! دنیا خدا کی دشمن ہے، اور تم اس میں پھنسے ہوئے ہو، تو خدا کے مقرب وبرگزیدہ کیسے ہوسکتے ہو؟!)۔ مزید فرمایا کہ ایک اللہ والے

---

(١) "البرهان المؤيّد" صـ٢٤، ٢٥.

نے پانی بھرنے کے لیے اپنا ڈول کنویں میں ڈالا، تو وہ سونے سے بھرا ہوا نکلا، اس نے اسے کنویں میں ہی الٹ دیا، اور اللہ تعالی سے عرض کی: اے میرے محبوب! تیرے حق کی قسم! میں تیرے سوا کسی چیز کا طالب نہیں[1]۔

مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: اللہ والے ایسے ہی ہوتے ہیں، اگر تم ایسے نہ بن سکے توکم از کم اتنا تو ہو، کہ حرام طریقے سے دنیا نہ کماؤ۔ مریدوں کے مال پر نظر رکھنا، اور لوگوں سے نذرانے اور ہدیے وصول کرنے کے لیے، اللہ والوں جیسی صورت بنانا حرام ہے۔ جسے کامل توکّل حاصل نہ ہو، اسے اپنے ہاتھوں سے مزدوری کرکے غذا حاصل کرنا چاہیے[2]۔

باعمل علماء ہی حقیقت میں اولیاء ہیں: آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ارشاد فرمایا، کہ عالموں کی عزت و حرمت کی تمھیں خاص طور پر حفاظت کرنی چاہیے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعلمَ، وَرَّثَهُ اللهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ» "جوشخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے، اللہ تعالی اسے ایسی چیزوں کا علم دیتا ہے، جو اسے پہلے معلوم نہیں ہوتیں"۔ (اور یہی بزرگی اولیاء کو حاصل

---

(١) "البرهان المؤيّد" لباس التقوى، صـ٥٢.

(٢) "سیّدالاولیاء سیّد احمد کبیر رفاعی قدس سرہ" ص۳۸،۳۔

ہوتی ہے، لہذا ثابت ہوا کہ باعمل علماء ہی حقیقت میں اولیاء ہیں) اور سرکارِ ابدقرار ﷺ نے فرمایا: «الْعُلَمَاء وَرَثَةُ الأنْبِيَاءِ»[1] کہ "علماء، انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں"، اور یہ بہت بڑی فضیلت ہے، جس سے علمائے باعمل سرفراز ہیں، یہی لوگ انسانوں کے سردار، تمام مخلوق سے اشرف، اور حق تعالی کا راستہ بتانے والے ہیں[2]۔

صحبتِ علماء کی تاکید: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، کہ علماء سے میل جول قطع نہ کرو! ان کی مجالس میں بیٹھا کرو! (ان کی باتیں سنا کرو!) ان سے علم حاصل کرو! اور یہ مت کہو کہ فلاں عالم تو بے عمل ہے، تم اس سے علم کی باتیں لے لو، اور خود ان پر عمل کرو! اسے اور اس کے عمل کو اللہ کے حوالے کردو![3]۔ کہ بے عمل عالم بھی شمع کی مانند ہے، جو خود تو جلتا ہے، مگر تمہیں روشن کرتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مزید نصیحتیں

(۱) اللہ عزوجل سے وہی اُنسیت رکھ سکتا ہے، جو کامل درجہ کی طہارت رکھتا ہو۔

---

(۱) "البرهان المؤيّد" توقير العلماء، صـ۸۳.

(۲) "سیّدالاولیاء سیّد احمد کبیر رفاعی قدس سرہ" ص۴۲۔

(۳) "البرهان المؤيّد" القول بوحدة الوجود ضلالة، صـ۸۸.

(۲) اللہ عزّوجلّ سے محبت کی علامت یہ ہے، کہ اولیاء اللہ کے علاوہ تمام مخلوق سے بے رغبت ہو جائے؛ کیونکہ اولیاء سے محبت اللہ تعالی ہی سے محبت ہے۔

(۳) مخلوق کو اپنے ترازو میں نہ تولو! بلکہ خود کو مؤمنین کے ترازو میں تولو! تاکہ تم ان کی فضیلت اور اپنی محتاجی جان سکو!۔

(۴) ایسے شخص پر افسوس ہے، جو دنیا ملنے پر اس میں مشغول ہو جاتا ہے، اور چھن جانے پر دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

(۵) جو شخص اپنے اوپر غیر ضروری باتوں کو لازم کرتا ہے، وہ ضروری باتوں کو بھی ضائع کر دیتا ہے۔

(۶) جو کوئی اللہ عزّوجلّ پر توکّل کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے دل میں حکمت داخل فرماتا، اور ہر مشکل گھڑی میں اس ک کفایت کرتا ہے۔

(۷) ہمارا طریقہ تین چیزوں پر مشتمل ہے: نہ کسی سے مانگنا، نہ کسی سائل کو منع کرنا، اور نہ کچھ جمع کرنا۔

(۸) اللہ عزّوجلّ اپنے فضل سے غوث وقطب کو غیبوں پر اطلاع دیتا ہے، پس جو بھی درخت اُگتا، اور پتّا سرسبز ہوتا ہے، تو وہ (غوث وقطب) سب جان لیتا ہے۔

(۹) کتنے ہی خوش حال ایسے ہیں، کہ وہ خوشی ان کے لیے مصیبت بن جاتی ہے! اور کتنے ہی غمگین ایسے ہیں کہ ان کا غم باعثِ نجات ہو جاتا ہے[1]۔

---

(١) "طبقات الصوفيّة" للمناوي، ٢/ ٢٢١-٢٢٦ ملتقطاً.

حضرت شیخ سیّد احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زبانِ مبارک سے جاری ہونے والے یہ اقوالِ زریں، اور ان جیسی کثیر نصیحتیں آج بھی مخلوقِ خدا کی ہدایت ورہنمائی کا باعث ہیں، ہمیں چاہیے کہ ان حضراتِ اہل اللہ کے ایام و اعراس منانے کے ساتھ ساتھ، ان کی مبارک تعلیمات کو بصورتِ عمل بھی حرزِ جاں بنائے رکھیں۔

آپ کا وصالِ مبارک

محترم بھائیو! تمام عمر مخلوقِ خدا کی رُشد وہدایت کا فریضہ انجام دینے کے بعد، جمعرات کے مبارک دن ۱۲ جمادی الاولی ۵۷۰ھ وقتِ ظہر آپ علیہ الرحمۃ نے اس دارِ فنا سے دارِ بقا کی طرف کوچ کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے آخری کلمات یہ تھے: أَشهَدُ أن لّا إلٰهَ اِلّا الله، وَأَشهَدُ أنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ الله.

تجہیز وتکفین اور نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد، خانقاہِ امّ عبیدہ میں شیخ یحیی بخاری کے پہلو میں آپ کی تدفین کی گئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے وصال مُبارک کو صدیاں گزر گئیں، مگر آج بھی جنوبی عراق میں آپ کا مزار پُرانوار مرکزِ تجلیات اور مرجعِ خلائق ہے[1]۔

دعا

اے اللہ! ہمیں بزرگانِ دین، بالخصوص سیّدنا شیخ احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے روحانی فیوض سے حصہ عطا فرماکر، انکی سیرت اور تعلیمات پر عمل کی

(١) "الطبقات الكبرى" للشعراني، ر: ٢٦٢، الجزء١، صـ١٤٥ بتصرّف.

سعادت نصیب فرما، ہمارے رزقِ حلال میں وسعتیں برکتیں عطا فرما، اور اُسے نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق وجذبہ عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ اپنی سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما، اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، ان کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما،

سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین !۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.